

مفت سلسلہ اشاعت نمبر ۸

محاسن

کتاب شریعہ ایمان

ملک شیر محمد خان اعوان

ادیت اشاعت اسلام آباد

۱۹۸۰ء



Handwritten text in Urdu, likely a library record or a list of books, written in a cursive script. The text is organized into columns and rows, with some headings and sub-headings. The handwriting is clear and legible.

سلسلہ مفت اشاعت نمبر



محاسن کنز الایمان

— از —

ملک شیر محمد خان اعوان آف کالا بارغ



نہر



جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی



پیش لفظ

الحمد للہ اللہ کریم علی حضرت محمد دین و ملت امام اہلسنت حضرت شیخ مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترجمہ قرآن کنزالایمان کا مختصر تقابلی جائزہ جمیعت اشاعت اہلسنت سے محاسن انساب الایمان کے نام سے شائع کیا یوں تو اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن آپ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کر دینا کوئی مشکل کام نہیں لیکن کسی زبان کی وضاحت و بلاغت و سلاست و معنویت اس کے لوازمات و لواظہ خطاب کو سمجھنا سیاق و سباق کو دیکھ کر کلمہ اور جملہ کی ترجمانی کرنا انتہائی وقت طلب کام ہے قرآن کریم کے دوسری زبانوں میں تراجم کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی لفظ کا ترجمہ عموماً اس کے مشابہت و قرابت کے مطابق کر لیا گیا ہے۔ اعلیٰ حضرت کا ترجمہ قرآن مجید دیکھنے کے لئے ہم دوسرے تراجم پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مترجمین ان الفاظ قرآن کی روح نمک نہیں پہنچ سکی۔

ہم قارئین کرام سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ جب اس قدر سالہ محاسن کنزالایمان کا بغور مطالعہ کر لیں گے تو وہ اعلیٰ حضرت کے اس ترجمہ کی عظمت کو پہچان لیں گے۔

ابوالخیر مولانا محمد اکرام المصطفیٰ اعظمی

امام نیو مین مسجد بولٹن مارکیٹ

مدرسہ دارالعلوم امجدیہ

تعارف صاحب کنزالایمان

عمر اور کعبہ و بیت خانہ میمالہیات

مازہ زم عشق یک دانائے راز آید بروں

اس جہان رنگ و بو میں چاند لاکھوں
بائے ارض کا طواف کرتا ہے اور سورج کو رُخسوں مرتبہ حجلہ مشرق سے جھانکتا
اور غلغلتہ کدے مغرب کی کاہلی تاریکیوں میں اپنا چہرہ پھپھکتا ہے۔ تب کہیں تاریخ کے
صفحات میں کوئی ایسی شخصیت ابھرتی ہے جس پر کائنات کے پردہ زلگاری میں
پیشابرا محبوب اپنی اجازت آگے نوازشیں بکھیر دیتا ہے اور اس محبوب و لنواز
کے ساتھ رستم کے فدائی اس شخصیت کے قدموں پر عقیدہ توں کے نذرانے
پکھا دیتے ہیں۔ بلاشبہ تاریخ ایسی شخصیتوں کو پیش کرنے میں بالکل تہی دامن اور
مجلس نہیں رہی لیکن یہ بھی ایک برہنہ حقیقت ہے کہ اس کے پاس ایسا سراپہ
نادر و نایاب کی صفت قلیل ہے۔ بیسویں صدی عیسوی کی پوری تاریخ چھسان
ڈالنے آپ کو صرف ایک ہی ایسی شخصیت نظر آئے گی جس نے فقہی فضیلت اور
علمی کمال کے ساتھ ساتھ دینی و ملی خدمات کی سرانجام دہی میں مؤثر ترین کردار
ادا کیا اور یہ شخصیت اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ کی محض سلف صالحین کا

دور تو قیاب وہ بتاب ہو دور تھا مہین تاثرین ہو وہ بھی مولا احمد رضا خان
کے علمی کوربانے نمایاں پیش برکے اپنے مانتے سے کم مائیں کا داغ دھو
کتا بہت ۔

شہداء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمان ہندوستان میدان جنگ
میں ہی نہیں بلکہ میدان علم و حکمت میں بھی ناگزیری علوم سے شکست کھا چکے تھے
اس وقت مغربی علوم سے مرثوب ذہنیتیں جنم لے رہی تھیں مغربی علوم کا پیل
بلا حصار اسلام کی بنیادوں سے ٹکرا رہا تھا اور ادھر صورت حال یہ تھی کہ جن لوگوں
کا فریضہ مراعت تھی وہ خود بے بس مسکوں کی طرح اس سیلاب کے تدریوں کے
ساتھ بہہ رہے تھے اور دوسروں کو بھی یہ تلقین کر رہے تھے کہ ۔

”دُرْمَحَ الدُّهْرِ كَيْفَ يُدَارُ“

”چلو تم اُدھر کو ہوا ہو چدھر کی“

اس وقت اعلیٰ حضرت بریلوی کے مرید دانش نے زبان
قلم کے ہتھیاروں سے متحد کی فتنہ انگیز تحریک کے خلاف سخت آواز کی اور
”اشک ریح ملک شہادت دے رہی ہے کہ اس منہ زور تحریک نے علم کے اس
بحرِ رِخا کے سامنے دم توڑ دیا۔ وہ معارفِ قلب و روح کے ساتھ ساتھ علوم
عقلی و نقل میں بے مثال مہارت کے حامل تھے مسلمانانِ پاک و ہند کے
سوادِ اعظم کو شہداء میں مولا فضل حق خیر آبادی اور دیگر علما نے
اہل سنت کے فتویٰ جہاد کے جھنڈے پر نئی تحریک عرفان رسالت نے مجتمع کیا
تھا۔ ہینت اجتماع اسلام کی از سر نو تنظیم کا مدد و تاجِ عظمت و کرامت ہے جو
اعلیٰ حضرت کے لقب کی سمیت میں آپ کے فوق بارک پر ہینت افرق ہوا۔

منعم حقیقی نے انتہائی فحاشی سے نہیں بے اثران قہریت نمبر و ذکا بے نظیر

ماخذ فصاحت و بلاغت اور سرور کی قلم و بیان کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ دینی
علوم میں آپ کی مسند مہارت تو خیر ایک حقیقت ثابت شدہ کی جاتی ہے لیکن ریاضی تفسیر
اور نجوم وغیرہ علوم و نبوی میں بھی آپ کو وہ تجربہ حاصل تھا کہ ان علوم کے ماہرین اپنے
اشکالات کا جواب حاصل کرنے کے لئے اس منہج علم و حکمت کی بارگاہ دانش کے
مستاق رہتے تھے۔

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے سابق دانش چانسلر ڈاکٹر رضیاء الدین مرحوم ریاضی
کے معروف مسلم ماہر شمار کئے جاتے تھے۔ وہ بعض مسائل ریاضی کے مسئلہ میں
بہت سی الجھنوں میں مبتلا تھے۔ انہوں نے مولا سید سلیمان اشرف
کے توسط سے اعلیٰ حضرت کے حضور میں شرٹ باریابی حاصل کیا۔ نماز عتہ کے
بعد مسئلہ گفتگوئی ابتدا ہوئی۔ آپ نے اپنا ایک قلمی سالہ جس میں مثلث اور دائرہ
کی مختلف اشکال کے اذق مسائل تحریر تھے۔ ڈاکٹر صاحب کو دکھایا۔ وہ انکسشت
بندیاں جو کر کہنے لگے کہ میں نے ان چیزوں کے حصول کے لئے بابا مشرق و مغرب کے
ماہرین ریاضی سے ملاقاتیں کیں مگر یہ چیزیں کہیں بھی حاصل نہ ہو سکیں۔ آخر آپ نے
یہ سب کچھ کس استاد سے پڑھا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد صاحب سے
رحمن و جمع و تفلیق۔ ثواب تقییر کے قواعد محض اس لئے سیکھے تھے کہ علم میراث میں
ان کی خدمت پہنچے۔ تب۔ تب شرح چغہ ہینی شریعت کی تھی کہ والد کو یہ سب
منح کر دیا اور کہا کہ ان میں کیوں وقت نہ فکرت ہو۔ یہ تمام علوم باز ہو۔ رسالت میں
تجربہ خود بخود سکھا دینے کا ایسا گے چھاؤ۔ یہ سب کچھ جواب دیا۔ تب یہاں سے بارگاہ
تدوین و افکار کا فیضان ہوا۔ میں اپنے مکان کی بارگاہ میں بیٹھ خود ہی پر اشکال
باز۔ سارا طرک بتاتا ہوں۔

یہ وہ علم حقیقی ہیں جو بے مثال قہریت منہج حقیقی نے اپنے تئیں منعم

کی تکمیل کے لئے آپ کو دو بیعت فرمائی تھیں۔ فہم و فراست کا یہ اعجاز نہیں تو اللہ کی ہے کہ آپ نے پسنے چودہ سال کی عمر میں علوم متداولہ میں مکمل دستگاہ حاصل کر لی اور پھر درس و تدریس و خط و ارشاد اور عبادات و ریاضات کو اپنا معمول بنالیا اور آخری سانس تک زبانِ قلم سے حقیقی اسلام کی اشاعت اور سیلِ الہام و تہذیب کی مخالفت اور اسلام کی مخالفت میں معروف رہے۔ بارگاہِ رسالت کو نشانہ بنا کر جو تیر بھی چلا یا گیا اس ویلاذ رسالت نے سینہ سپر کر دیا۔ توہین رسالت کے لئے کہیں کوئی زبانِ حرکت میں آئی اس فدائے مسطفیؐ کا قلم بوقتِ خالط بن کر اس پر گرا اور اسے جسمِ کر کے کھیل مخالفت کے تذریعہ بن گئے۔ اور ام تراشیوں کے طوفان اٹھتے رہے۔ رھاوت کی بلا خیز موجیں مگراتی رہیں مگر رسالت کا یہ عاشق پہاڑ کی طہرت ان کے سامنے ڈھار دیا اور نالائکے کاں سننے بہتے بہتے کہہ رہا تھا۔

اگر یک ذرہ کم گرد زانگیر وجود من
بایں قیمت نمی گیرم حیات جاودانی را

آج اگر مصیبت انبیاء کا چراغ روشن ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ احمد رضا خان کا دامن اس کا فانوس بنا رہا ہے۔ آج سوادِ اعظم کے جتنے بھی علمائے کرام ہیں انہیں اس بات پر فخر حاصل ہے کہ وہ اعلیٰ حضرت کے شاگرد یا شاگردوں کے شاگرد اور عقیدت کیش ہیں۔

بہتا ہے تہ علم کا جو سار دوستو

یہ بھی ایسی جہیں کی ہے آواز دوستو

اگریری و کرم مقابل میں آپ نے ایک ایسے علم کلام کی بنیاد ڈالی جس نے شک و انقیاب کی تاریکی دور کی۔ میں جتنے ہمتاؤں کو مینارِ نور بن کر راہِ ہدایت دکھانی آپ نے ہندوستان میں شجرِ بیت و خیر کی سی اطرالِ تحریکوں کو غیر اسلامی ثابت

رہے مسلمانوں پر یہ حقیقت واضح کر دی کہ امکانِ ظہیر رسالت یا امکانِ کذب باری تعالیٰ کی ملعون تحریکیں صرف علمی بحثیں نہیں بلکہ فرائض کی فتنہ پرور ذہنیت کی اڑائی ہوئی ایسی چٹکریاں ہیں جو مسلمانوں کے قلوب سے روحِ جہادِ فکار کرنے کے لئے کسی وقت بھی آتشِ بارشعلوں میں بدل سکتی ہیں۔

تقدیس رسالت کی جو تحریک آپ نے ۱۹۲۵ء سے ۱۹۲۸ء تک جاری رکھی اور محافلِ میاں کے انعقاد کی جو مشعلیں آپ نے روشن رکھیں وہ آج گلے ہوئے مسلمانوں میں تباہی و فساد کا دھڑ دھڑاتا ہوا ہے۔ انہیں آپ نے غمگین کر دیا ہے۔ آپ نے مختصر سی عمر میں بڑے نمایاں سر انجام دینے ہیں وہ اس بات کے شاہِ عادل ہیں کہ آپ کا وجود آیاتِ خداوندی میں سے ایک حکمِ آیت کا درجہ رکھتا تھا۔

احمد رضا خان کسی فردِ واحد کا نام نہیں۔ تقدیس رسالت کی تحریک کا نام تھا۔ حامیہ المسلمین کے زندہ ضمیر کا نام تھا۔ عشقِ مسطفیؐ میں ڈوب کر دھڑکنے والے پاکِ بابرکت اور پر سوز دل کا نام تھا اور جب تک یہ سب چیزیں زندہ رہیں گی احمد رضا خان کا نام زندہ رہے گا۔ اس نام کو خدائے قدوس نے سونچ کر ان کے ساتھ آسمان کی وسیع البسط چھاتی پر ہمیشہ کے لئے ثبت کر دیا ہے اور یہ عباداتِ حیات کا کوئی بیدار جھونکا اور زمانے کی کوئی سنگدل ٹھوکر اسے شانہ نہیں سکتی تھ۔

برگزیرِ داکٹر دلش زندہ شد عشق

آپ نے عشق کو نئی زندگی عطا کر دی جنوں محبت کو دوام عطا کر دیا اور جہانِ طلب و شرح میں محبت کی وہ سرمدی ستار اور لافانی سرور و خمار بھر دیا جسے فنا کرنا تو کھا اس کی حدت کا کم ہوتا بھی اب تکسکن نہیں۔

اعلیٰ حضرت کے مخالفین ان کے اپنے دہ میں بھی ہمیشہ تھے امداد بھی لاتعداد ہیں مگر کیا ایک حقیقت نہیں کہ زور اس وقت اس کو کچھ بنا سکتے تھے اور نہ جنگ اس کے

نہان کے فہم قرآن کا حقیقت پسندانہ اعتراف ہے اور نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تکرین میرے اسی جذبہ کو غار کرتے ہوئے اس معنوں کا مطالعہ کریں گے۔
آیہ اب: ان چند مقامات دیکھ لیں جہاں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کو میں نے نایا حیثیت کا جامن دیا ہے۔

آیت نمبر ۱

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۚ هُدًى لِّلنَّاسِ
ترجمہ محمد الحسن: اسے کتاب ہے میرے کہ شک نہ ہو
ترجمہ سوری اشون مل تھاری

”یہ کتاب ہے ایسے ہے جسے میرے کوئی شبہ نہیں“

عربی ماصو کے مطابق یہاں جس رب کی نفی ہے اور لفظ فی کا دخل غرض ہوتا ہے کہیں زبان اور کہیں مکان تو رب سنی ہے ہر گاہ قرآن مجید جس رب کا نکل نہیں بنا۔ جس کا خلاصہ ہے کہ قرآن میں کسی نے شک نہیں کیا، مگر دوسرے مقام پر ہے ”قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اِيَّاهُ فَاتَّبِعُوْا اَمْرًا“ اور اس سے واضح ہے کہ قرآن مل رب بنا اور لوگوں نے اس میں رب کیا ہے یہاں وہ اشکال تھا جسے مٹ کرنے کے لئے علامہ تفتازال نے مطول میں اور علامہ بیضاوی نے اپنی تفسیر میں طویل عبارات لکھی ہیں لیکن اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا خان نے ترجمہ کے چند الفاظ میں اشکال رفع کر دیا۔
ذرا ان کا رہ ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱

”وہ بلند رتبہ کتاب ہے (قرآن) کوئی شک کے بگ نہیں۔“

ذرا ”ذالک“ کے ترجمہ کا تقابلی مطالعہ بھی کیجئے۔ معمولی عربی زبان میں ہوتا ہے کہ ”ذالک“ اسٹردہ قریب نہیں اشارہ بعید ہے مگر انوس ہے کہ اکثر مترجمین اس کا ترجمہ یہ کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے اسے اپنے اصل معنوں میں لے کر اس کا ترجمہ وہ کیا ہے اور عبارت کا سن بھی قائم رکھا ہے۔

آیت نمبر ۲

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَاَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ تَعْلَمُوْنَ
ترجمہ مولانا محمد الحسن: اے لوگو بند گئے کہو اپنے رب کے جس نے پیدا کیا تم کو اور اس سے پہلے تھے مگر تم پہنچ رہے جاؤ۔

سب مترجمین اس طرف گئے ہیں کہ لفظ ”تَعْلَمُوْنَ“ بمعنی ”پہنچ گئے“ ہے مگر تم پہنچ گارہ جاؤ۔ لیکن علامہ بیضاوی نے اس کے متعلق فرمایا۔

تَعْلَمُوْنَ فِي الْاَلْفَةِ مَثَلًا

”یعنی لغت میں اس کی مثال نہایت نہیں۔“

پھر علامہ محمد نے فرمایا کہ حال ہے ضمیر اعبدا سے مطلب یہ ہوا کہ

”اعبدا واربعین ان یخدر حلوا لی سلاک استقیہ“

”یعنی عبادت کرو اب اسے کرتے ہوئے کہ تم تفسیر کے منہ میرے

شامل ہو جاؤ۔“

اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا خان نے اس استدلال کو اختیار فرما کر دیا کہ

کوئی میں بند کر دیا ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۲

”اے لوگو! اپنے رب کو جو میرے نے تمہارے اور تم سے انکس کو پیدا کیا

یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔

آیت نمبر ۳

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا
إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ
عَلَى عَقْبَيْهِ ۚ

ترجمہ عروجی محمد اس ۳: اور انہیں معلوم کیا تھا ہم نے وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اس واسطے کہ معلوم کریں کہ کون سے تابع رہے گا۔ رسول اللہ کا اور کون سے پھر جائے گا اٹلے پاؤں۔
ترجمہ عروجی محمد اس ۳: اور جس سے سمت قبلہ پر آپ رو پکے ہیں (یعنی بیت المقدس) وہ تو مغربہ اس کے لئے تھا کہ ہم کو معلوم ہو جاوے کہ کون سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا اتباع اختیار کرتا ہے اور کون سے پیچھے کو ہٹتا جاتا ہے۔

دونوں مترجمین نے ”لِنَعْلَمَ“ کے معنی معلوم کی پیش نظر رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ ”معلوم کریں“ اور ”ہم کو معلوم ہو جائے“ یا ”اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی جگہ درست ہے۔ مگر اس سے یہ عجیب تاثر پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کو معلوم وغیرہ معلوم نہ تھے اور اس کائنات میں ڈال کر وہ اسے معلوم کر پاتا تھا اور پھر اسے ”معلوم ہو جاتے“ کی نسبت خدا سے کسی طرح درست نہیں برکتی۔ قرآن کے الفاظ اور انداز بیان کی تفہیم کے لئے لفظی ترجمہ کی بجائے کہیں کہیں ترجمانی کا رنگ استعمال کرنا پڑتا ہے۔ اب دیکھئے کہ اعلیٰ حضرت مترجم کے اس نام ازمنہ سے کس طرح ہٹا

روئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے مذکورہ آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۳

اور اسے مجبور ہے تم پہلے جسے قبلہ پر تھے ہم نے وہ اس کے لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون سے رسول اللہ کے پیروئے کرتا ہے اور کون سے اٹلے پاؤں سے پھر جاتا ہے۔

آیت نمبر ۴

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالسَّامِيَّةَ وَالْخَنَازِيرَ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ (پارہ ۲ رکعت)
آیت زیر نظر میں ”أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ“ کے الفاظ برصغیر پاک و ہند کے دو مکتبہ فکر بریلی اور دہلی ہند کے درمیان مابہ النزاع میں کر رہ گئے ہیں اس سے دہلی ہندی مکتبہ فکر یہ مطالبہ اخذ کرتا ہے کہ میں جانور کو بھی غیر اللہ کے نام سے منسوب کر دیا جائے پھر چاہے ذبح کے وقت اس پر اللہ کا نام بھی پڑھا جائے وہ جانور حرام ہو جائے گا۔ یہ مکتبہ فکر اس معاملہ میں انتہائی تشدد ہو گیا ہے۔ بریلیوی مکتبہ فکر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آیت صرف اسی مذکورہ جانور کو نام کہتی ہے جس پر ذبح کرتے وقت اللہ کی بھائے غیر اللہ کا نام لیا جائے حاصل میں سارا نزاع لفظ ”أُهِلَّ“ سے پیدا ہوا۔ بریلیوی حضرات کے نزدیک اہلال کے معنی ہیں ”رفع الصوت عند الذبح“ جب کہ دہلی ہندی حضرات اسے مطلق منسوب کرنے کے معنوں میں لیتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ نزاع عروجی اشرف علی تھانوی کی جنت سے پیدا ہوا ہے۔ انہوں نے آیت زیر نظر کا ترجمہ یوں کیا ہے،
اللہ تعالیٰ نے تو تم پر صرف حرام کیا ہے مواد کو اور فروع کو (پڑتا ہو)

اور خنزیر کے گوشت کو اسی طرح اس کے سبب اجزاء کو سمجھنا اور ایسے جانوروں جو بقصد تفریح وغیرہ کے نامزد کر دیے گئے ہوں۔

اس ابطال کے لئے صاف نامزدہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ لعنت جس کی تائید نہیں کر سکتی۔ مولوی محمد امجد علی صاحب کے ہمدان کے گروہ فکر کے تمام مترجمین حتیٰ کہ مولوی عبدالباق دریا آبادی بھی "احلال" کے لئے یہی نامزدہ کا لفظ ایسے استعمال کرتے ہیں جیسے یہ لعنت کا مستند ترجمہ ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں امام البند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا ترجمہ دیکھا آپ جانتے ہیں کہ قرآن کا دوسری زبانوں میں ترجمہ پیش کرنے والوں میں حضرت شاہ ولی اللہ کو اولیت کا شرف حاصل ہے آپ بھی زیر بحث آیت میں ان کا ترجمہ دیکھیں اور پھر خود ہی اندازہ کیجئے کہ ان کے اور مولانا محمد امجد علی کے تراجم میں کتنا واضح اختلاف ہے۔ شاہ صاحب کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

"ہذا ایسے فیستے کہ حرام کردہ اسقے ہر شمار و راد و خوفے را و گوشتے خوگے را و آنچه آواز بلند کردہ شود در ذبح و سے بغیر حرام۔"

آپ دیکھ رہے ہیں کہ شاہ صاحب نے "احلال" کا ترجمہ نامزدہ وغیرہ نہیں کیا بلکہ صاف الفاظ میں "آواز بلند کردہ شود در ذبح و سے" لکھا ہے اور یہ ترجمہ بالکل دہی ہے جو اعلیٰ حضرت مولانا محمد رضا خاں بریلوی نے پیش کیا ہے ان کے الفاظ بھی غلط قرار لیجئے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۴

اسے سنے سمجھنے پر حرام کئے بغیر مردار اور خوفے اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام ہے کہ ذبح کیا گیا۔

آیت نمبر ۵

وَمَكْرُؤٌ وَاَمْكَرٌ اِنَّ اللّٰهَ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ

(پارہ ۲، رکوع ۱۲)

ترجمہ مولوی محمد امجد علی۔ اور مکر کیا اسے کافر و سے سنے اور مکر کیا اللہ سنے اور اللہ کا دلو سب سے بہتر ہے۔

مکر کے لغوی معنی خفیہ تدبیر کرنے کے ہیں مگر اردو میں یہ لفظ دھوکہ اور فریب بھی سمجھل صفات کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ سوچئے کہ خدا کی ذات سے کڑا اور دلو سب سے لفظ کا استعمال کس قدر سوء ادبی کا مثل ہے۔ لب ذرا اعلیٰ حضرت کا ترجمہ دیکھ لیں۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۵

اور کافر و سے سنے مکر کیا اور اللہ سنے اسے کے پاکے کے خفیہ تدبیر و فراتے اور اسے سے بہتر ہے مکر والا ہے۔

آیت نمبر ۶

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمِ

الضَّالِّينَ ۝ (پارہ ۲، رکوع ۱۵)

ترجمہ مولوی محمد امجد علی۔ اور اسے سمجھ سکے گا اللہ سنے جو جہاد کرنے والے ہیں تم میں سے اور اسے سمجھ سکے گا اللہ سنے جو گمراہ ہیں تم میں سے۔

ترجمہ سے یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے خدا کہے کسی بات کا علم نہیں تھا۔ چہ چہ خدا کے

عالم الغیب ہونے کے سراسر منافی ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت نے ایسا اذکار بیان فرمادیا
کیا ہے کہ کسی ذہن میں کسی قسم کا اعتراض پیدا ہو ہی نہیں سکتا اعلیٰ حضرت مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ
یوں کرتے ہیں:-

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱

اور ابھی اللہ نے تمہارے قلوب سے کافرتوں کا استغفار نہ لیا اور دھرم والوں کے
آزائش کی:-

آیت نمبر ۲

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَدِّعُونَ اللَّهَ وَكَهُوَ خَادِعُهُمْ

(پارہ ۱۰، رکوع ۱۲)

ترجمہ مولوی محمد الحسن:- ایسے منافقوں کا دھوکہ دینا تو اللہ سے
اور دھوکہ لگنا تو اللہ سے ہے گا:-

دھوکہ لگانا تو کس قدر ایک لغظ ہے؛ اس کی منافقت کی ضرورت نہیں اور جب اس
لغظ کو خدا کی ذات اقدس و اعظم سے منسوب کیا جائے تو اصلانے دین کو زمین میں راز
کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کسی احتیاط سے یہاں ترجمان کے فرائض نبھائے
ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے:-

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۳

بے شک منافقوں کو اپنے گمراہی سے اللہ کو فریب دیا جاسکتا ہے
اور دھوکہ انہیں سے نالغہ کہہ کے مارا ہے گا:-

آیت نمبر ۴

أَقَامُوا مَكَرَ اللَّهِ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ

الْغَافِلُونَ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۲)

ترجمہ مولوی محمد الحسن:- کیا بے ڈر ہو گئے اللہ کے داؤ سے سونپے ڈر نہیں

ہوتے اللہ کے داؤ سے مگر غافل ہی ہوتے ہیں

اس آیت کے ترجمہ میں جس مکر کو داؤ سے تعبیر کیا گیا ہے جو نہ صرف اس کے غفلت
کے غلط ہے بلکہ اس سے شکوک و شبہات اور اعتراضات کے رد و انس بھی کھل جاتے
ہیں۔ اعلیٰ حضرت کا یہ اذکار ممکنہ ترجمہ ملاحظہ کیجئے:-

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۵

کیا اللہ کے غم سے سب خیرات تو اللہ کے غم سے خیرات نہیں
ہوتے مگر تباہی و دلہ:-

آیت نمبر ۶

وَيَسْكَدُونَ وَيَمَكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْكَافِرِينَ (پارہ ۱۰، رکوع ۱۲)

ترجمہ مولوی محمد الحسن:- اور وہ بھی دلوں کرتے تھے اور اللہ بھروسہ داؤ کو تو
اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے:-

مولوی محمد الحسن نے یہاں جس مکر کو داؤ کے معنوں میں استعمال کیا ہے مگر
اعلیٰ حضرت نے بھی لغوی معنوں کو ترجمہ میں شامل کر کے مکر کو شکوک و شبہات دور
کر دینے والی حضرت کا ترجمہ درج فرمایا ہے:-

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۹

اور وہ لباس لکڑ کر رہے تھے اور اللہ اپنے لیے تدبیر فرما تھا۔ اور
ہرگز غیہ تدبیر سے بہتر نہ

آیت نمبر ۱۰

لَسَوْا اللّٰهُ فَتَسِيَّهُمْ (۱۰ رکوع ۱۱)

ترجمہ مولوی محمد الحسن:۔ بھول گئے اللہ کو سودہ بھولے گیا اسی کو
ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی: انہوں نے خدا کا خیال نہ کیا۔ ہمہ خدا نہ
انہی کا خیال نہ کیا۔

فستی کے معنی بالکل لودہ بے لادہ بھول جانے کے بھی ہیں اور غور نہ کرنے اور
پھوٹنے کے بھی۔ سرگم کافر نہیں ہے کہ وہ ترجمہ کرتے ہوئے خدا کی شان اور عظمت کو
کو فرود پیش نظر رکھے۔ مولوی محمد الحسن:۔ نے بھول جانے کے الفاظ خدا سے
منسوب کئے ہیں۔ جن سے یہاں تک ہو سکتا ہے کہ سارا اللہ خدا کو بھی نسیان لاتی ہو سکتا
ہے انہوں نے لغت سے ایسا مفہوم لیا ہے جو شان خداوندی کے خلاف ہے اعلیٰ حضرت
کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۱

وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا:

آیت نمبر ۱۱

قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مُنْكَرًا (۱۱ رکوع ۱۲)

ترجمہ مولوی محمد الحسن:۔ کہہ دیجئے کہ اللہ سب سے جلد بنا سکتا ہے چیلے
آیت زیر نظر میں مولوی محمد الحسن نے مکر کے معنی "میلہ" کئے ہیں۔ جس کی خدا سے
نسبت کسی طرح بھی جائز نہیں۔ ان کے برعکس اعلیٰ حضرت بریلوی نے صحیح لغوی مفہوم
استعمال کیا ہے اور معرضہ ذہنوں کے اشکالات رفع کر دیتے ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۱

تم فرمادو، اللہ کی غیہ تدبیر سے جلد ہو جاتے ہیں

آیت نمبر ۱۲

وَلَقَدْ كَفَرْتُ بِمِمْ وَهَرَجَ بِهَا (۱۲ رکوع ۱۳)

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی:۔ اہل اسے چھوڑنے کے دل سے میرے توانے
کا خیال ہم سے رہا تھا اور اسے کہہ کر
مورے کا کہہ خیال ہو چلا تھا:

ترجمہ مولوی محمد الحسن:۔ اور البتہ مورے نے فکر کیا اسے کا اور اسے
بے فکر کیا جس سے کا:

زیرِ قلم آیت کے تراجم پر غور کیجئے ایک تو تھانوی صاحب کا ترجمہ جہہ نہیں بلکہ
اسے ان میں سے نہیں کیا جا سکتا دوسرے تھانوی صاحب اور محمد الحسن صاحب کے

ترجم سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زلیخا تو نیکیل خواہش پر آمادہ ہی تھیں مہاذلہ یوسف
بھی آمادہ ہو گئے تھے۔ حالانکہ یہ اجتماعی عقیدہ عصمت انبیاء کی مزید مخالفت ہے ان
حضرت نے ترجمہ کرتے ہوئے "هَـوَ يَهْتَابُكَ" کے بعد آنے والے "لَوْ" کے حرف شرط
کو منقطع کر دیا ہے حالانکہ یہ متصل ہے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے ترجمہ میں یہی قول ہے
کہ انہوں نے حرف شرط کو متصل کر کے عصمت انبیاء کے اجتماعی عقیدہ کی تائید بھی کر دیا
ہے۔ ترجمہ نفی بھی ہے اور کر لی لفظ دائر استعمال نہیں ہوا نیز دشنام اسلام کی آیت میں اس کا
موقع بھی نہیں ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۲

اوپر بے شک عورت نے اسے کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کے کا ارادہ کرنا
اگر اپنے رب کے دلیلہ نہ رکھ لیتا۔

آیت نمبر ۱۳

كَذٰلِكَ كَذٰنَا لِيُؤْسَفَ ۝
ترجمہ مولوی محمد الحسن ۱۔ "یوسف" داؤ تیار کیا ہم نے یوسف کو۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۳

ہم نے یوسف کو بے تدبیر بنائے۔

تکید۔ کاذب عربی زبان میں خفیہ تدبیر کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اسے
داؤ اور فریب کے معنوں میں بھی لیا جاتا ہے مگر جب اس کی نسبت خدا کے قدوس
کی طرف ہو تو اس کا ترجمہ دلویا فریب کرنا اس سر توین باری تعالیٰ سے لب و لہجے کا بدل

الہامی نے کئے دریدہ و ہنوں کو قرآن کریم پر زبان اعتراض و ذکر کرنے کا موقع مل جاتا
ہے اور ثانی مل کر ترجمہ ایسا حسین ہے کہ کسی قسم کے اعتراض کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

آیت نمبر ۱۴

قَالُوا تَا اَللّٰهُ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلٍ عَظِيْمٍ ۝
ترجمہ مولوی محمد الحسن ۱۔ لوگے ہوئے قسم اللہ کے تو تو اپنے سے قدیم ظلمے
میت ہے۔

ترجمہ مولوی عاشق علی تھانوی۔ وہ اپاس دلہا کہنے لگے کہ بڑا آپ تو اپنے اہل
پہلے نے ظلم خیال سے میرے مبتلا کرے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۴

یہے ہوئے خدا کے قسم آپ اپنے خاص سے پرانے خود شک سے
ہیں۔

ظلمہ مثال عربی زبان میں متعدد معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ایک معنی
"مغلوب ہونا" چنانچہ کہا جاتا ہے "ضل الماء في اللبن" پانی دودھ میں غوطہ ہو کر
مغلوب ہو گیا۔ جو درخت بیابان میں تنہا ہو اس کے پتے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ
"شجرة ضل" کا لفظ گڑھی کے پتے بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ما
ل دسا حبكم و ما غوينا قمار سے پیغمبرؐ کا لہو ہونے اور نہ بچنے ضلالت محبت
کا لہو بھی استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ "مر آؤسی" کہتے ہیں کہ میں جبریلؑ نے پہلے
اس سے کہا کہ "ما ضللت" کا لفظ محبت کے معنی میں ہے۔ اور جب کوئی لفظ متعدد
معانی میں استعمال ہو اس کے کسی ایک معنی کی تعیین مقام اور محل کی نسبت سے کی جاتی

اور تیسرے آیت میں ہے: "وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَفِیْهِمْ فَرَقَ بَیْنَهُمْ" (اور ان میں سے ہے جو ان کے درمیان میں فرق کرتا ہے)۔ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت ان کے درمیان میں فرق کرنے کے لیے ہے۔

ایستاد

حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْسَرَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِّبُوا (پارہ ۳ سورۃ یوسف آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ مولوی اشرف علی
ترجمہ مولوی محمود الحسن

یہاں تک کہ کہ پتیرا سے ہاتھ سے ہاتھوں
ہو گئے اور ان سے پیٹیروں کو گارے فالج
ہو گیا کہ جہاں سے فہم نے غلطی کی تھی
یہاں تک کہ کہ جب آسمان پر گئے رسول
اور خیال کرنے کے کراٹے سے جھوٹے
کہا گیا تھا:

زیر نظر تراجم پر نظر ڈالیئے سب سے پہلے جو چیز ابھر کر سامنے آتی ہے وہ
 "اِذَا اسْتَأْذِنُكَ الرَّسُولُ" کا ترجمہ مروی تھا تو ہی صاحب نے صاف لکھ
 دیا ہے کہ غیر تانہ و بان سے ایسے ہو گئے حالانکہ انبیاء کرام کا آئید خداوندی سے ایسی
 برکت و محال ہی پیدا نہیں ہوگا مائیں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کا پورا یقین ہوتا ہے اور
 بعض ایسا پہنچتا ہوتا ہے کہ کوئی قوت اسے متزلزل نہیں کر سکتی۔ مروی محمد الحسن نے

گویا سناؤ اللہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہونے والے عالم کے ہوتے امت کے اجتماعی عقیدہ کے خلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت بدیلوی نے یہاں بھی ویسی ترجمہ کیا ہے جو شان کے شاہاں ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ۔

تیس ہو گئے، کی متذکرہ صورت سے پہنے کے لئے مہر ہونے لگے۔ کھابے مگر اپنی
کامدود تردد ہوا لیکن امید ہونے والے منہ سے اس میں بھی پیٹیروں کی تائید ربانی سے
تیس ہونے کا امکان بڑا واضح ہے۔

اب ذرا اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان کے ترجمہ کو دیکھئے انہوں نے لکھا ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۵

یہ بات ہمکے سب سے رسول اللہ کو ظاہر ہے اسباب کے امید درجے
اور لوگ سب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط کہتا تھا۔

ترجمہ کتنا قریب حقیقت ہے۔ عربیت بھی ہر قرار رہی اور فٹائے خداوندی کا بھی
اخبار ہو گیا کہ اس کی تائید ایسے وقت نمودار ہو جاتی ہے جب ظاہری اسباب منقطع ہو جاتے
ہیں۔ مولوی عثمانی اور مولوی محمد الحسن کے تراجم سے ادا لے اسلام کو پہنچانے کا موقع
منا ہے کہ جب انبیاء کو بھی تائید خداوندی پر یقین نہیں تھا تو عام مسلمان کیسے اس پر
یقین رکھ سکتے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت کے ترجمہ نے یہ اشکال پیدا ہی نہیں ہونے دیا۔

اس آیت کے ترجمہ میں دوسری قابل طہات ظَنُّوْا اَنَّهُمْ كَذِبُوْا
کا ترجمہ ہے مولوی محمد الحسن اور مولوی عثمانی کے تراجم سے صاف عیاں ہے کہ انبیاء
میں سے کسی کے عالم میں یہ خیال کرنے لگے کہ ان سے خدا نے تائید و نصرت کے جو وعدے
فرمائے تھے وہ معاذ اللہ سب مٹ گئے تھے۔ اور یہ چیزیں شان نبوت کے صریح خلاف
ہے۔ انبیاء کو اگر وعدہ خداوندی کی صداقت پر یقین نہیں تھا تو پھر اللہ کے ہوا۔ یہاں بھی
اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ انبیاء کی حیثیت رکھتا ہے انہوں نے ظَنُّوْا کی تفسیر جمع غالب
کا مرجع انبیاء کو نہیں بلکہ لوگوں کو ٹھہرایا ہے۔ اس طرح ہر قسم کے اشکالات ترجمہ میں ہی
رہ جاتے۔

آیت نمبر ۱۶

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلْيَدْرِكُوا بِمِثْلِ مَا

(پارہ ۱۳ سورہ ۱ آیت نمبر ۱۶)

ترجمہ مولوی محمد الحسن:۔ تو قریب کر چکے ہیں جو اس سے پہلے تھے: سو اللہ
کے ہاتھ میں ہے سب سے قریب ہے۔

اس آیت میں مکر کفریب کے معنی میں لے کر مکر کفریب خدا کے ہاتھ میں دے
دیا گیا ہے۔ اس طرح عام لوگ یہ مفہوم ادا کر سکتے ہیں کہ العیاذ باللہ سب سے بڑا فریبکار
اللہ تعالیٰ ہے لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ ہر شبہ کا مسکت جواب ہے۔
اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۶

اللہ تعالیٰ ہے ان کے قریب کر چکے ہیں تو ساری غلطی محمد کا کہے تو اللہ
سب سے بڑا ہے۔

آیت نمبر ۱۷

قَالَ هُوَ لَا يَزِيْزِيْكُمْ فِىْ دِيْنِكُمْ فِىْ دِيْنِكُمْ فِىْ دِيْنِكُمْ

ترجمہ مولوی محمد الحسن:۔ بڑا یہ ماضی میرے پیارے اگر تم کو
کرتا ہے۔

ترجمہ مولوی اشرف علی تھانی:۔ وہ نے دیکھا کہ یہ میرے دیکھ پیارے موجود
ہیں اگر تم دیکھ لگتا کرو۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۸

کہا کہ قوم کہہ مومن میرے پیارے دوست اگر تم میرے کرتا ہے :

آیت کا پس منظر یہ ہے کہ جب فرشتے فراموشی کی حالت میں ان کے پیچھے نہ رہے آتے ہیں اور ان کے حصول کا تقاضا کرتے ہیں تو حضرت مولانا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں : **فَوَلِّدْ بَنِيَّ** **إِنْ كُنْتُمْ مُعِلِّينَ** اب ذرا اس آیت مقدسہ کے ان تراجم پر غور کیجئے پہلے دونوں تراجم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غالب مولانا علیہ السلام نے اپنے معاذوں کو کہا ہے کہ تم اپنی بیٹیاں پیش کرو یہ تمہیں ملا کر یہ بات ایک اولوالعزم پیغمبر کو کہا کسی بھی شریعت آدمی کو زیب نہیں دیتی۔ معاذوں کو کہانے کے لئے جان تو قربان کر دی جا سکتی ہے لیکن عزت اور غیرت کی قربانی گوارا نہیں کی جا سکتی ان تراجم کے برعکس ذرا اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ دیکھئے آپ نے کس حسن لہجہ سے تمام مترادفات عزت ترجمہ میں ہی فہم کر دیئے ہیں قوم کا سردار قوم کے تمام افراد کو کا پ ہوتا ہے اس لئے انہیں شرم دلانے کے لئے یہ ڈرار ہے ہی کہ تمہاری بیویوں اور عورتوں جو تمہیں خواہش کی تسکین کا ملکہ دیتی ہیں ان کی بیویوں کو اپنی بیٹیاں کہہ کر کام میں اتھار دیا گیا تھا لیکن مترادف نے نزاکت الفاظ اور بلاغت بیان کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسا ترجمہ کیا کہ خود راہن نبوت پر ہرگز نہ کر کے چھینٹے پڑ گئے۔

آیت نمبر ۱۸

وَعَلَىٰ آدَمَ دَسْبَعُ فَعَوَّىٰ (پارہ ۱۶ سورۃ طہ آیت ۱۲۱)

ترجمہ مولانا علیہ السلام : آدم نے نازان کی اپنے رعب کی پس گراہ ہو کر

مولانا علیہ السلام کے ترجمہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے دو ذیلی منسوب ہو گئے ہیں (۱) ازل وہ گویا۔ (۲) وہ ازل میں مصیبت انہما کے تفسیر میں اس کے معنی ہیں ازل حضرت بریلوی نے قرآن کی بھی ترجمانی کی ہے۔ سخت کے معنی بھی ہو سکتے ہیں مصیبت انہما پر بھی سخت نہیں آئے دوسرا ازل حضرت کا ترجمہ پر مبنی ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۹

آدم سے اپنے رعب کے حکم میں حضرت مائتہ مائتہ ترجمہ طلبہ
ما اتھا اسے کہہ دیا ہے :

آیت نمبر ۱۹

فَقُلْنَا أَنْ لَنْ تُقْبَلَ دَعْوَتُهُ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۷)

ترجمہ مولانا علیہ السلام : ہر گز اس کا کہہ دیا نہ جائے گا اسے کہہ کر
اس آیت میں مولانا علیہ السلام نے دو پکڑیں لگیں ہیں کہ اس کو کہہ کر الفاظ
کہہ دیئے گئے ہیں کہ ان پہاڑوں پر اس علیہ السلام کا خیال تھا کہ خدا کی رحمت
نہیں دے گا اس کے لئے۔ ان جیسے دلیل القدر پیغمبر کے متعلق تو کہا کہ تمام مسلمان کے متعلق ہیں
لہذا اس کی ہر گز نہ کہہ کر دیا گیا کہ اس کی گرفت کرنا ہرگز نہ خیال کرے کہ اعلیٰ
حضرت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۱۹

ترجمہ کیا اور اس علیہ السلام نے اس پر تنگ نہ کرے گا :
اعلیٰ حضرت کے الفاظ دیکھئے : ہم اس پر تنگی ذکر کریں گے یہ کہنے میں صبر الفاظ میں حقیقی

معلوم ہوا کہ ایک صاحب اپنی محبت کے زعم میں یقیناً یہ خیال کر سکتا ہے کہ محبوب
ازل کے کسی گل میں بتلا نہیں کرے گا۔ پھر یہ خیال کیجئے کہ اعلیٰ حضرت ہدی نے اپنی ۹
قرآن کے مد میں رکھ کر یہ ترجمہ کر دیا ہے کہ خود قرآن میں کے ترجمہ کی صحت کا ثبوت ہیا
کتا ہے۔

يَبْسُطُ الْبِرِّ رِيَّاسًا مِّنْ جِبَادِهِ وَيَقْدِرُهُ
(پارہ ۲۰ سورۃ آیت نمبر ۸۲)

البرزخ وسیع کر کے اپنے بندوں پر بے حد کے لئے
ہا ہے اور تنگ کر دیتا ہے۔

آیت نمبر ۲۰

قَالَ فَعَلَّهَا إِذَا دَانَ مِنَ الضَّالِّينَ (پارہ ۱۹ سورۃ النحر آیت ۲۰)

ترجمہ مروی اثرات علی تعالیٰ ۱۔ "سوئے نے جواب دیا کہ (واقف) اسے
واقعہ وہ حرکت پر کر بیٹھا تھا اور مجھ
سے بڑی سے غلطی ہو گئے تھے۔"

ضلالیت کے ایک معنی راہ سے بے خبر ہونے کے بھی ہیں۔ آیت زیر نظر
میں "ضالین" کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے مگر مروی اثرات علی تعالیٰ
نے اسے "بڑی غلطی" کا مفہوم دے دیا۔ اس طرح موشی علیہ السلام کی معصیت پر
اگر اہل باطن حضرت کا ترجمہ پڑھیں۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۲۰

ترجمہ نے فرمایا میرے نے کام کیا ہے کہ مجھے رہے رہا کہ فیروز تھے۔

آیت نمبر ۲۱

وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا (پارہ ۱۹ سورۃ نمل آیت نمبر ۵۰)

ترجمہ مروی محمود الحسن۔ اور انہوں نے بنایا ایک طرح سے اور ہم نے
بنایا ایک طرح سے۔

آیت زیر نظر میں بھی مروی محمود الحسن نے "مکر" کو فریب کے معنوں میں استعمال
کیا ہے اور پھر اسے ان کے ذات سے نسبت دی ہے ان کے مکر میں اعلیٰ حضرت
مروی نے مکر کو خفیہ تدبیر کے معنوں میں لے کر خدا کی تترجمہ کو قبول رکھا۔ اعلیٰ حضرت
اپنی اس ترجمہ پر قائل ہے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۲۱

لہذا انہوں نے ہمارا مکر کیا اور ہم نے انہیں خفیہ تدبیر (رائے)۔

آیت نمبر ۲۲

وَأَسْتَغْفِرُكَ ذُنُوبَكَ وَلِلَّهِ مِثْلُ مَا تَعْبُدُ (پارہ ۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۱۹)

(پارہ ۲۶ سورۃ محمد آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ مروی محمود الحسن۔ اور میں مانگتا ہوں کہ وہ کے واسطے
اور اہل باطن کے دل مردود اور مردود تو رہ گئے۔

ترجمہ موری اثرات علی قلوبی۔ اور آپ اپنے منہ سے نکالے ہوئے کلمے
اور سب سے سلاست و مرویت اور سلاست
مردود کے لئے بھیجے۔

موری محمد الحسن اور موری اثرات علی قلوبی نے اپنے ترجموں میں اپنے عقائد علی
کے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو سادہ خطا کا درجہ دیا۔ اور فرمایا کہ ان
طریقہ و تراجم کے مطالعے سے ایک عام مسلمان کا ایک غیر مسلم کیا اثر ہے سنا ہے یہی
کہ سادہ خطا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں بھی خطاؤں سے پاک و متا کی یہ تمام
دشمنان اسلام کے اتریں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف ایک مضبوط ہتھیار تھا
دینہ کے موجب نہیں ہوں گے۔ کیا ان تراجم سے عصمت انبیاء کا مستزاد عقیدہ مروج نہیں
ہو گا۔ ان تراجم کے مطالعے میں اعلیٰ حضرت بریلی کا ترجمہ ایمان و معنویان اور علم و تحقیق کا
مکتبہ برقی ہے۔ انہوں نے خالصہ قدوس کے کلمہ پاک کے شاہین شان ترجمہ کر کے
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام میں بہت اور عظمت و عظمت کو لکھ کر
پہلو میں لگا کر لکھا ہے کہ کسی طرح تفسیر کے غیر ترجمہ میں ہی ساری بات واضح کر دی ہے
کہ مومنین و مومنات سے عام مسلمان مرد و زن مراد ہیں اور ذہنک میں امت مسلمہ کے
خاص کی طرف اشارہ ہے۔ جن کے لئے حضور کو شفاعت و مغفرت طلب کرنے کا حکم
دیا گیا ہے یہاں سادہ خطا حضور کی خطاؤں کا ذکر نہیں کیا کہ کب کی ذمت معصوم اور پاک
ہے جن کی زبان وہی ترجمہ محمد بن کا سینہ الم نشرح کا گنبد ہے جو شیخ اللہ نہیں ہوں جن
کے سادہ خطا اپنا سادہ اور جن کے اتر کر اپنا اتر فرماتے جن کے متعلق گناہ و خطا
کا نسبت کا تصور بھی گناہ اور خطا ہے۔

۵۔ یہ سود غنم ہے ساتی کھڑے اب ہیں

اب اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۲۲

اور سب سے سلاست و مرویت اور سلاست و مرویت اور سلاست و مرویت
کے گناہوں کے لئے بھیجے۔

آیت نمبر ۲۳

اِنَّا فَخَّرْنَاكَ فَمَا قُتِبْنَا ؕ لَوْ خَلِقْنَاكَ اٰمَلْنَا مَا تَقَدَّمَ مِنَّا
وَمَا نَاخَتُ (پارہ ۲۶۵ سورۃ فتح آیت ۱-۲)

ترجمہ موری اثرات علی قلوبی۔ بیشک ہم نے آپ کو ایک کلمہ کہا فتح
تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے سب سے اگے
پہلو سے خطائیں سے سادہ خطا و گناہ
ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے مزید فیصلہ کر
سلاست کہہ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سب سے اگے
اور جو پہلے رہے۔

یہاں بھی مترجمین نے خطاؤں کو حضور کی ذات سے منسوب کر دیا۔ جن فرما
مترجم کے تراجم سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ سادہ خطا حضور سے پہلے بھی گناہ سہل ہوتے
تھے اور بعد میں بھی اور خدا نے اس آیت میں ان کی بخشش کا وعدہ فرمایا ہے لیکن بطور
کے محاذ فہم نے عصمت انبیاء کو خوار کرتے ہوئے جیسا ایمان غزوہ ترجمہ کیا ہے جو جن کے
علی الشکل فہم فرق پہنات کرتا ہے۔

اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۲۴

۱۔ پیر سے چکیتے مارے ٹھوکرے قسم جیچے یہ معراج ہے اور ہے۔

آیت نمبر ۲۵

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَيْنَا فَرْجَهَا

1000 1000

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۖ (پارہ ۲، سورۃ نجم آیت ۱)

اللہ فرمائیے کہ بیٹھے مریم محبت نے اپنے پارسلٹے کے خانقہ کے
 رایت حضرت مریم کی محبت و تقدیس کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہے۔ اب
 مولانا مہتمم پر نظر ڈالئے۔ مولوی محمد راسخ کا ترجمہ بلاشبہ درست لفظی ترجمہ ہے لیکن ہر
 زبان کا لہجہ الگ اور اسلوب بیان ہوتا ہے۔ مترجم کا فرض یہ ہے کہ وہ اصل زبان کا صحیح
 مطلب سمجھ کر اسے اس زبان کے اسلوب بیان میں ڈھالے جس میں وہ عبارت کو منتقل کر
 رہا ہے۔ عربی زبان میں محسن کا لفظ معنوی ذکر کرنے کے لئے لفظ کے معنوں میں آتا ہے۔
 لیکن نام آسانی اس لئے روایت کرتے ہیں کہ اس کے بنیادی معنی حفاظت کے ہیں! اعلیٰ حضرت
 مولانا نے جس ماسی کو ترجیح دی ہے ترجمہ کے لفظی معنی بلاشبہ جاسے شہوت میں لیکن اسد
 میں لفظی ترجمہ کچھ زیب نہیں دیتا۔ اعلیٰ حضرت بریلوی نے مولوی ترجمہ کیا ہے اس میں
 کی لہجہ و اسلوب بھی برقرار ہے اور اردو زبان کا احترام اپنے لئے اسلوب بھی قائم ہے۔

آیت نمبر ۲۶

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۖ (۲۶) سورہ ہنزلہ

ترجمہ روزی محمد حسن :- اور پایا تجھ کو بھٹکا پھر راہ سنانے لگا

روزی محمد حسن کے یہ لفظ "بھٹکا" کا برابر ہے۔ لہذا وہاں کی سب سے بڑی

لغت جامع اللغات میں اس لفظ کے یہ معنی لکھے ہیں :- گمراہ ہونا۔ اولاد پھرنا۔ ایک خدا کا

ارشاد ہے :- مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۚ (۲۶) رکوع ۵۰، تمہارے صاحب نہ

بٹکے نہ بے راہ چلے اور نہ گمراہ ہوئے۔ تم نے مجھے بھٹکا پایا، مترجم نے ایک غلطی

معنی پیچھے پڑ کر یہ نہ سوچا کہ ان کے قلم سے کس عظیم القدر کسٹی کا وارن حضرت پاک پر

ہو گیا ہے۔ ایک لفظ کے ہر جگہ ایک ہی معنی نہیں ہوتے۔ اس آیت میں ضال کے معنی بھٹکا

محبت کرنے اور محبت میں گمراہ اور رفتہ ہونے کے ہیں۔ قرآن حکیم میں حضرت یعقوب علیہ السلام

سے متعلق جو ضال کا لفظ آیا ہے :- إِنَّكَ نَعِيُّ ضَالِّكَ الْقَدِيمِ (۲۶) رکوع ۵۰

اس کا بھی دراصل یہی مفہوم ہے کہ آپ بڑے عرصے سے یوسف علیہ السلام کی محبت میں

برگشتہ اور خود رفتہ رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی نے آیت زیر بحث کے

ترجمہ میں اپنی بے مثل لغت دانی اور حبیب رسول کا عظیم ترین ثبوت دیا ہے اعلیٰ حضرت

کا ترجمہ غلط فرماتے ہیں۔

ترجمہ اعلیٰ حضرت آیت نمبر ۲۶

اور تمہارے اپنے ہمتے میرے خود رفتہ پایا تو اپنے طرف راہ دکھانے

ماہ و سال

۱۔ ولادت اسعادت

۲۔ ختم قرآن کریم

۳۔ پہلی تقریر

۴۔ پہلی عربی تصنیف

۵۔ دستار نفیلت

۶۔ آفت از فتویٰ نویسی

۷۔ آغاز درس و تدریس

۸۔ ادبی زندگی

۹۔ لکھنؤ کی ولادت و روضات کی ولادت

۱۰۔ فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت

۱۱۔ بیعت و خلافت

۱۲۔ اول اردو تصنیف

۱۳۔ پہلی اور زیارت حرمین شریفین

۱۴۔ فتح احمد بن زین الدین دحلان مکی سے اجازت احادیث

۱۵۔ ملکی کتاب خانہ عبدالرحمن السراج سے اجازت حدیث

۱۶۔ مابہ النندی کے تلمذ و شیعہ امام کعبہ شیخ حسین بن

صالح جمل اللیل مکی سے اجازت حدیث

۱۷۔ اور ہمایاں پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدہ الزہد لکھنؤ

۱۸۔ حنیف (مذہب) میں بشارت منقذت

۱۸۵۶ھ / ۱۲۷۴ھ / ۱۲۷۴ھ / ۱۲۷۴ھ

۱۸۵۷ھ / ۱۲۷۵ھ / ۱۲۷۵ھ / ۱۲۷۵ھ

۱۸۵۸ھ / ۱۲۷۶ھ / ۱۲۷۶ھ / ۱۲۷۶ھ

۱۸۵۹ھ / ۱۲۷۷ھ / ۱۲۷۷ھ / ۱۲۷۷ھ

۱۸۶۰ھ / ۱۲۷۸ھ / ۱۲۷۸ھ / ۱۲۷۸ھ

۱۸۶۱ھ / ۱۲۷۹ھ / ۱۲۷۹ھ / ۱۲۷۹ھ

۱۸۶۲ھ / ۱۲۸۰ھ / ۱۲۸۰ھ / ۱۲۸۰ھ

۱۸۶۳ھ / ۱۲۸۱ھ / ۱۲۸۱ھ / ۱۲۸۱ھ

۱۸۶۴ھ / ۱۲۸۲ھ / ۱۲۸۲ھ / ۱۲۸۲ھ

۱۸۶۵ھ / ۱۲۸۳ھ / ۱۲۸۳ھ / ۱۲۸۳ھ

۱۸۶۶ھ / ۱۲۸۴ھ / ۱۲۸۴ھ / ۱۲۸۴ھ

۱۸۶۷ھ / ۱۲۸۵ھ / ۱۲۸۵ھ / ۱۲۸۵ھ

۱۸۶۸ھ / ۱۲۸۶ھ / ۱۲۸۶ھ / ۱۲۸۶ھ

۱۸۶۹ھ / ۱۲۸۷ھ / ۱۲۸۷ھ / ۱۲۸۷ھ

۱۸۷۰ھ / ۱۲۸۸ھ / ۱۲۸۸ھ / ۱۲۸۸ھ

۱۸۷۱ھ / ۱۲۸۹ھ / ۱۲۸۹ھ / ۱۲۸۹ھ

۱۸۷۲ھ / ۱۲۹۰ھ / ۱۲۹۰ھ / ۱۲۹۰ھ

۱۸۷۳ھ / ۱۲۹۱ھ / ۱۲۹۱ھ / ۱۲۹۱ھ

۱۸۷۴ھ / ۱۲۹۲ھ / ۱۲۹۲ھ / ۱۲۹۲ھ

۱۹۔ زمانہ حال کے یہود و نصاریٰ کی عہدوں سے نکاح

کے عدم جواز کا فتویٰ

۲۰۔ تحریک ترک کاؤ کشی کا استنباب

۲۱۔ چسلی قاری تصنیف

۲۲۔ اردو شاعری کا سنگم قصیدہ معراجیہ کی تصنیف قبل ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء

۲۳۔ فرزند ناصر مفتی اعظم محمد مصطفیٰ رضا خاں کی ولادت ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۲۴۔ ندوۃ العلماء کے جلسہ تاسیس کا پورے میں شرکت ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۲۵۔ تحریک عدم سے علیحدگی

۲۶۔ مقابلہ پر عہدوں کے جانے کی حماقت میں

فائز و تحقیق

۲۷۔ قصیدہ عربیہ کمال لایا برادر الا لآلہ ام الا شوارکی تصنیف

۲۸۔ ندوۃ العلماء کے خواتین ہفت روزہ ابھاس

چلنے میں شرکت

۲۹۔ علماء ہند کی طرف سے خطاب مجدد مآثرہ حاضر

۳۰۔ تاسیس دارالعلوم منتظر اسلام بریلی

۳۱۔ دوسرے راج اور زیارت حرمین طہیین

۳۲۔ امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور ان کے اساتذہ شیخ

عابد احمد محمد قادی مکی کا مشترکہ استفتاء اور

احمد رضا کا فاضلانہ جواب

۳۳۔ بھلا انکے مکرر مدینہ منورہ کے نام سندات بجا کر خلافت

۳۴۔ کراچی آمد اور مولانا عبدالکریم دس سندھی سے ملاقات

۳۵۔ احمد رضا کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید انجیل

خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۔ شیخ بدایت الدین محمد بن محمد سعید السندی خاں

مذہبی کا اقراء مجتہدیت

۴۔ ریح الاول شمسہ ۱۳۱۵ھ

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۲۔ قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

۳۔ تلخ مری علی الشاشی ہاڈہری کی طرف سے خطاب

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء

ہم ہاؤل دیون اور آئن اسٹائن کے ٹکرات کے
نہوں فاضلہ دہلی

۵۰۔ رد حرکت زمین پر ۱۰۵ ادا ل اور فاضلہ تحقیق

۵۱۔ فلاسوف قدیم کا رد بیخ

۵۲۔ دو قوی ٹکرات پر حریف آخر

۵۳۔ تحریک خلوت کا اذکارے راز

۵۴۔ تحریک ترک دلت کا افشاہے راز

۵۵۔ انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام

کے خلاف تاریخی بیان

۵۶۔ وصال

۵۷۔ سید پیہ اہل ہند کا لغزنی نوٹ

۵۸۔ سندھ کے ادب شہر ستر وار حقیقی تنوی

کا لغزنی مقالہ

۵۹۔ بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی اینٹ مٹا

کا خسر برج حقیقت

۶۰۔ شاہر مشرقی ڈاکٹر محمد اقبال کا خسر برج

حقیقت



مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

مستند / مستند

کنز الایمان کے ادبی کمالات

پچھلے صفحات میں انتہائی مختصر سے تراجم قرآن کے تقابلی مطالعہ کے سلسلہ میں
ایک احکام کے تراجم بطور مشق نمونہ از خود دارے پیش کئے گئے ہیں اسے ثابت کیا گیا ہے کہ
مستندہ دینی کا ترجمہ علمی، لغوی اور اعتقادی لحاظ سے باقی تراجم پر فوقیت رکھتا ہے۔
اب اس میں حضرت کے ترجمہ کے ادبی کمالات پر بھی ایک نظر ڈال لیجئے اور یہ ذہن میں رکھ لیں
کہ حضرت کے تراجم قرآن کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت نے ان سے بہت پہلے
ترجمہ کیا ہے۔ اس میں اردو اس حد تک ترقی یافتہ زبان نہیں تھی جتنی آج ہے
اس لیے اس میں کچھ برسرِ پیشتر کھلا ہے اسے پڑھ کر میں معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی نوجوان
اس کا ترجمہ کر رہا ہے۔

ان لوگوں کو حالت صرف چند آیات کے تراجم پیش کئے جاتے ہیں۔ ناظرین خود اندازہ کر لیں
کہ ان حضرات کے ترجمہ میں کتنے ادبی اوصاف موجود ہیں اور انہوں نے اپنے کو کونسی قسم سے
مستندہ دینی کے تراجم قرآن اردو کے حوالے کر کے اس کے احساس تہی مائی کو ختم
کیا ہے اس طرح مشہور مولانا شاعر اور محدث باللہ صاحب خواجہ میوند دہلوی علیہ الرحمۃ
نے اس کا بیگن کا نسخہ مصداق ثابت ہوئے۔

اسے اردو! گہرا نہیں تو فقیروں کا لگایا ہوا پودا ہے
نوب پچھلے پچھلے کی نو بردان چڑھے گی۔ ایک زمانہ

ایسا ہے گا کہ قرآن وحدیث تیری آغوش میں آکر آرام
کریں گے۔

(بینات ص ۲۷۰ مولفہ سیدہ نازنین فراق دہلوی)

تراجم قرآن کے مقامی مطالعہ کے سلسلہ میں ذیل میں چند آیات کے ترجمے کا خلاصہ فرمائیے۔
آیت نمبر ۱: وَكَانَ قَسِيمٌ يُهَنِّدُكَ وَتُكَلِّمُكَ لَكَ الْبَدْرُ رُكوع ۱۱

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی: "اور ہم برابر تیری کہتے رہتے ہیں۔
بھلائے اور تقدیس کرتے رہتے ہیں۔"
ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "ہم تجھے سرہستے ہوئے تیری تسبیح کرتے
اور تیری پاکی بھستے ہیں۔"

آیت نمبر ۲: يَتَكَلَّمُ مِنْ ثَمَانِيَةِ الْكَافِرِينَ رُكوع ۱۱

ترجمہ مولانا محمد الحسن: "سکھائے گا تجھ کو ٹھکانے پر لگانا باتوں کا"
ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "تجھے باتوں کو انجام نہکان سکھائے گا۔"

آیت نمبر ۳: سَوْرَةُ الْاَنْشَاءِ وَتَرَضُّعُ الْاَنْشَاءِ رُكُوع ۱۱

ترجمہ مولانا محمد الحسن: "ایک سورت ہے کہ ہم نے آماری اور
ذمہ پر لازم کی اور آماری اس میں باتیں صاف
یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے آماری اور ہم
نے اس کے احکام فرض کئے اور ہم نے

ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "میں روشن نشین نازل فرمائیں۔"

آیت نمبر ۴: وَقَالَ الرَّسُولُ يُذَبِّحُ بِذَنبِي الْفَخْذُ

ترجمہ مولانا محمد الحسن: "اور ہمارے رسول نے اسے سر سے دب میری قوم
نے نصیب لیا ہے اس قرآن کو بھک بھک"

ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "اور رسول نے عرض کی کہ اسے سر سے دب میری
قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل ٹھہرایا"

آیت نمبر ۵: فَسَوَاتٍ يَكُونُ لِزَامَانٍ رُكُوع ۱۱

ترجمہ مولانا محمد الحسن: "اب آگے کو ہوتا ہے ملے میرے
ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "قواب ہو گا وہ غلاب کہ پٹ رہے گا"

آیت نمبر ۶: وَلَا تَكْذِبْ بَيْنَنَا ابْنَاهِمْ وَالْحَقُّ رُكُوع ۱۱

ترجمہ مولانا محمد الحسن: "اور یاد کرو ہمارے بندوں کو ابراہیم اور اسحاق اور
میتوبہ احقوں طے اور اکھوں والے"

ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی: "اور ہمارے بندے ابراہیم اور اسحاق اور میتوبہ
کیا کہتے جو احقوں طے اور اکھوں والے تھے"

ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور
میتوبہ کی نسبت اور علم والوں کو"

آیت نمبر ۷: اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَّا رُكُوع ۱۱

ترجمہ مولانا محمد الحسن: "ہے شک آدمی بنسبت بھکا کا"
ترجمہ اعلیٰ حضرت بریلوی: "ہے شک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے بریں"

کے لغوی معنی

جناب محترم ادیب اہل سنت لکھنؤ محمد خاں اعوان مدظلہ العالی کا متاثر محاسن
کنز الایمان کتابت پر خط تھا کہ اسی سلسلے میں نیاز فیتوری کی ایک تحریر سامنے آگئی جسے بطور
طبیبہ رسالہ نہیں شامل کرنا مناسب سمجھا گیا۔

[illegible]

اور کہنے پانچے

جب شکل کے ماضیوں میں دل پہلے!

اور حب و شوقِ ہازر و مج کے ہاں ہیں۔

”اس میں کسی چیز کا نہیں منسوب“

ان میں سے کسی ایک میں لکھی ہیں۔

بہارِ ابتلا میں ہر من کی جاگ ہے یہ ایک دہریہ مضموع ہے جس پر تفصیل بحث کسی اٹھنے فرست
میں ہو سکتی ہے ۔

دکھاؤں کا شاوی اگر فرست رہا ہے

میرا ہر دایہ دل اک نفل ہے سرور چراغاں کا

میرا ہر ذریعہ دل ان میں ہے سرور پروردگار
بہ حال ان چند مثالوں سے یہ حقیقت اظہار میں اٹھن ہو جاتی ہے کہ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ السلام
قرآن ہی فیہ معمولی بعیت کہتے تھے۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کا شمار عالم اسلامی کے ان خواص علماء میں ہوتا
ہے جن کی قامت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبارک و تعالیٰ ہے۔ قرآن کریم سے ان کو فیہ معمولی شفقت
تھا۔ انہوں نے اللہ کے کلام میں برسوں تدبر کیا۔ اسی مسلسل تدبر و فکر کا نتیجہ تھا کہ اعلیٰ حضرت کو قرآن
پاک سے خاص شہادت ہو گئی۔ ان کا ترجمہ قرآن ان کے برسوں کے فکر و تدبر کا نمودار ہے جس کی
چند جگہ کیاں پچھلے صفحات میں پیش کی گئی ہیں۔

بزدلوں سالن زکس اپنی بے خوری پر ہوتی ہے
 بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دید و دور پیدا

کے تجربہ جم آہنگ نہیں لیکن انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ خانوی صاحب کا ترجمہ
نوری القہار سے بالکل غلط ہے۔
مقبول احمد علی خانوی ضیائی

زنب واستعمار

(سید ذکی الدین علی گڑھی)

قرآن پاک میں کسی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطاب کو کہے کہا گیا ہے کہ
 "استغفر لذنوبک" اور ذنب کے معنی گناہ کے ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی نے
 بھی اس کے معنی گناہ لکھے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں کہ مجازاً گناہ کہہ دیا ہے
 اور یہ نہیں بتایا گیا کہ اگر ذنب پر معنی گناہ مولاری معنی میں مستعمل ہوا ہے تو اس کا حقیقی
 مفہوم کیا ہے۔

○
 رنگوں لفظ ذنب لہذا اس کی معنی ذنب قرآن مجید میں متعدد جگہ استعمال ہوا ہے اور
 اس میں شک نہیں کہ اس کو ترجمہ گستاخ ہی کیا جاتا ہے عربی میں ذنب کے معنی اور بھی چند
 الفاظ ہیں جو کرب و غم اور اسی کے معنی ہیں جیسے مجرم، اثم، مصیبت لکھیں گے جتنا ہوں کہ
 ان سب کے معنی میں فرق ہے جو عمل استعمال سے تعلق رکھتا ہے۔

[illegible]

سب سے پہلے اصولی طور پر یہ دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ کے تعلق پر خیال کرنا کہ وہ
زنجب یاں کے ترکیب ہو سکتے تھے کس حد تک درست ہو سکتا ہے جس وقت ہم قرآن
پاک کی ان آیات پر غور کرتے ہیں جن سے رسول اللہ کے دروازہ انوار پر روشنی پڑتی ہے تو
معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی شان کا مزین جیسے تھا جس کے تعلق پر کہا ہے کہ "قَدْ
كَانَ لَكَ خَلْقٌ مِّنْ سُلُوكِ اللَّهِ شَوْءٌ حَسَنٌ" اور "مَا يَنْطِقُ عَنِ
الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ" وہ کیونکر کسی مرد کا ترکیب ہو سکتا تھا۔

اب آئیے ان آیات پر غور کریں جن میں ذقہ اور استغفار ذنب کا ذکر کیا گیا ہے۔
سورہ مومن میں ارشاد ہوتا ہے :-

لَمَّا ضُرِبَ آلُ وَلَدِ اللَّهِ حَقَّ وَاسْتَفِيزَ لَدُنْهُ وَعَسَى
يُحْكَمُ زَرْعُهَا الْعَشِيرِ وَالْإِنْكَارِ
سورہ محمد میں ارشاد ہوتا ہے :-

كَأَنَّمَا نَزَّلْنَا آيَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا لَآ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُوا لِذُنُوبِكُمْ
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ“

سنہ فتح میں لڑنا دہڑکا ہے ۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ إِلَيْكَ •

اس طرح سے لکھیں ارشاد ہو گا ہے ۔

لَا إِهَاءَ قَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَبْغُونَ
لِي دِينِ اللَّهِ أَفَؤَا جَا' قَسِيحًا يَمْشُونَ عَلَى الْأَسْطِ
إِذْ هَكَكَ كَوُؤَابَاءُ

فَسَقَدْ رَجِيبٌ بَأْتِىَ كَرَّمَ تَمَامَ آيَاتِ وَهِّىَ جَنَّ مِىْ غَلِيْظَةِ اِسْلَامٍ وَفَتْحِ اِسْلَامِ كِىْ

صوفیاء اور عرفاء کے دو مقام ہوتے ہیں ایک وہ ہیں جن کی نظر ہر چیز کے بعد
اس کے خالق تک پہنچتی ہے، وہ دوسرے وہ ہیں جن کی نظر پہلے خالق پر پھر کسی اور شئی
پر پہنچتی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اِنَّ مَعِيَ ذِكْرُ رَبِّیْ سَمِعْتُہٗ رَسْمًا۔
پہلے اپنا اور پھر رب کا ذکر کیا: اور جنہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللہَ مَعَنَا اللہُ تَعَالٰی
تبارک و تعالیٰ پہلے اللہ تعالیٰ کا اور پھر اپنا ذکر کیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکوت
اس طرح کھا: اِنَّہٗ وَثَّ سَلِیْمًا وَ اِنَّہٗ بِنِیْمٍ اللہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور جنہوں نے
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قل کو خط لکھا: اَیَا بَنِیْمٍ اللہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ من محمد رسول اللہ
خلاصہ یہ ہے کہ مقام محمدی اور اسوہ مصطفیٰ یہ ہے کہ پہلے اللہ کا نام لیا جائے پھر اور
کسی شئی کا ذکر کیا جائے اس نکتہ کی روشنی میں آئیے بسم اللہ کے تراجم پر ایک نظر ڈالیں
مولوی اشرف علی تھانوی: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم
والے ہیں۔

محمود حسن: شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔
اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا
ہے۔ فقید کچھ اعلیٰ حضرت کے معاصروں میں سے کسی کے ترجمہ میں وہ لفظ نہیں جو
اعلیٰ حضرت کے ترجمہ میں ہے کل امر ذی بال لہ یبداء جسم اللہ فہو اقطع پر
کسی کی نظر نہیں مقام محمدی کا کسی کو خیال نہیں، اللہ کے ذکر کو اپنے فعل (ثنا کرنے)

بھارت دی گئی ہے اور اس کا کوئی موقع ہی نہیں کہ اس سلسلہ میں استغفار اور ذنب کے دو معنی لئے جائیں جو عام طور سے سمجھے جاتے ہیں۔

استعداد کا ادارہ مغرب جس کے سن ڈھانچنے یا کسی چیز کو کسی جگہ محفوظ رکھنے کے ہی اس کا مفہوم تو ہر فرد یا دوست نہیں۔ اب فقہ و کتب کو لیجئے۔ عربی میں کتب فضیلت کے معنی قہیچے چلنے والے تبارک کہنے کے ہیں اور یہ مفہوم کسی نہ کسی طرح اس کے تمام مشتقات میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ کتب کے معنی بھی قہیچہ فعل یا فرد گذشت کے ہوں گے جو مفہوم گناہ یا مصیبت کے مفہوم سے بالکل عیسو ہے۔ جن آیات کا ذکر کیا گیا ہے ان پر خود کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں پہلی جہاں استفادہ از کتب کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ فیہا رسوم و فتومات اسلام کے سلسلہ میں اس کے تابع کی بہتری اور انسانی کمزوریوں کی وجہ سے جو فرد گذشت ہو جائے اس کی تلافی کی دعا کریں۔

(نگار - کراچی - جون ۱۹۶۲ء)

(44-38861-100)

پہلے قدم ترکے بارگاہ الوہیت کے آداب کا کسی کو لحاظ نہیں۔

ان تمام نکات کی رعایت اگر کسی ترجمہ میں ملتی ہے تو وہ اعلیٰ حضرت کا ترجمہ ہے۔ ممکن ہے کوئی شخص یہ کہے کہ جناب ان مترجمین نے لغتی ترجمہ کئے ہیں تو میں کہوں گا کہ قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے صرف لغت کا ہانا کافی نہیں ہے ورنہ صلوٰۃ کا لغتی ترجمہ سن کر ہلکا کیا جائے۔ زکوٰۃ کا ترجمہ پاکیزگی سے ہوا اور حج اور تیمم کا ترجمہ ارادہ کے ساتھ کیا جائے۔ قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کے لئے تمام تفصیلی معجزات و احادیث خریفہ اور فقہی مسائل پر تھوڑا سا چلنا عرض ہے کہ جب تک تمام اسلامی علوم پر کسی شخص کی نظر نہ ہو اس وقت تک وہ قرآن کریم کا صحیح ترجمہ نہیں کر سکتا۔

وَيَكُونُ التَّسْوُلُ عَلَيْكَ شَهِيدًا (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳)

قواعد عربیہ کے اقتدار سے جب شہادت کا صلہ علی آتا ہے تو معنی ہوتا ہے کسی کے خلاف شہادت دینا اور جب شہادت کا صلہ لام آئے تو معنی ہوتا ہے کسی کے حق میں شہادت دینا آیت مذکورہ (عَلَيْكَ شَهِيدًا) میں شہادت کے ساتھ علی آنا ذکر ہے اس لحاظ سے معنی ہوا کہ دوزخ میں رسول اللہ ﷺ نے خلاف شہادت دینے کا حال نہ کیا۔ ایسا نہیں ہو گا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے حق میں گواہی دیں گے علامہ اسماعیل حق روح البیان میں اسر اشکال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں یہاں پر شہید مترقبہ کے معنی کو متنبہ ہے اور علی شہادت کا نہیں مترقبہ کا صلہ ہے اور مترقبہ کے معنی ہیں نگہبان۔ اعلیٰ حضرت نے بھی اسی اشکال کو دفع کرنے کے لئے ترجمہ کے مترجمین نگہبان کا لفظ شامل کر دیا اور فرمایا، اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔

اس محاسن کے مطابق اعلیٰ حضرت کے اسی کمال کے پیش نظر میں نے کیا تھا۔ ترجمہ کے ضمن میں جو فقہی ٹیپے لگائے ہیں "ماہر صاحب کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی اس لئے بالکل غلط ہے۔"

آئیے اب ذرا دوسرے ترجمین کو دیکھیں کیا ان کی نظر میں بھی اشکال تھا اور کیا انہوں نے بھی اپنے تراجم میں اس اشکال کو اٹھانے کی کوشش کی ہے۔
 (۱) شاعر جلیل القاد صاحب : اور رسول جو تم پر بنانے والا۔
 (۲) مولیٰ اشرف علی صاحب تھانوی : اور تمہارا ہے۔ رسول علیٰ شہد علم گواہ ہوں۔
 (۳) مولیٰ محمود حسن صاحب : اور رسول تم پر گواہی دینے والا۔
 (۴) مودودی صاحب : اور رسول تم پر گواہ ہو۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (پارہ ۱ سورۃ انبیاء آیت ۱۰۷)

جن آیات میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور شان نمایاں ہو رہی ہے ان آیات کریمہ میں سے ایک آیت ہے۔ مومن صادق اور پکے ائمہ کے لئے اس سے بڑھ کر کیا مسرت ہوگی کہ اس کے نبی کی شان اور عظمت بیان کی جائے لیکن فوراً دیکھیں علماء نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل و کمال کو کس طرح کم کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولیٰ اشرف علی تھانوی صاحب آپ کو اور کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر دنیا جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لئے۔

مولیٰ محمود حسن صاحب : اور تمہارے ہم نے بھیجا سو مہربانی کر جہاں کے لوگوں پر۔
 مودودی صاحب : اے محمد تمہارے جو تمہیں بھیجا ہے تو یہ دراصل دنیا والوں کے تہ میں ہماری رحمت ہے۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور ہم نے نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

دوسرے مترجمین نے نہ ترجمہ کا محسوس ہر اس میں فقہی ٹیپے لگائے تو مشقوں کا اندازہ ہے۔ غالباً ان کا خیال یہ تھا کہ انہیں چاہیے کہ ہر گز ترجمہ کے ضمن میں کوئی بات نہ لگے۔

اَحَطُّ بِمَا لَمْ نَحِطْ بِهِ (پارہ ۱۰ سورہ قمل آیت ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ریاضی ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جہاں پر
مسلک نہیں چھوٹی۔

اور یہ احاطہ کا صحیح ترجمہ ہے یعنی میری شعل بصری نے اس پیڑہ احاطہ کر لیا ہے جس پیڑہ کا احاطہ آپ کی شعل بصری نے نہیں کیا کیونکہ آپ رہا کئے نہیں۔ بدد لے تو انتہائی ادب سے گفتگو کی تھی۔ وہ بارگاہ نبوت کا گستاخ نہیں بننا کر اپنے علم کے مقابلے میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے علم کی نفی کرنے کی جسارت کرنا۔

فَإِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يُخَيِّرْكُمْ عَلَى قُلُوبِكُمْ (پڑھو: ... ضروری آیت ہے)

کفارِ حنوفہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ آپ نے نبوت کا اعلان کر کے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے۔

حضرت علیؑ علیہ السلام کو ان باتوں سے تعجب ہوئی تھی مگر اس موقع پر حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے والے یہاں تھے تاہل ہوں ایسا آیت میں اہل ہنرت
کے نزدیک بدو بخیر تراجم سے نقل کیا گیا۔

تو در جواب انقاد بر ما حسب و سوا از دشمنان ما به تیر رسد و ان پرده
موجود از تیر رسد و سوا از دشمنان ما به تیر رسد و ان پرده

اشرف علی صاحب تھانوی: سو خدا اگر چاہے تو آپ کے دل پر بند لگا دے۔

موردی صاحب: اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر بند کر دے۔

اعلیٰ حضرت: اور اللہ چاہے تو تمہارا دل اور اپنی رحمت و سخاوت کی ہر فرادے

خود فیصلہ کر لیں گے کہ روح قرآن اور اس کے مطابق مواہدات بارگاہ نبوت

کے آداب کے مطابق کس کا ترجمہ ہے۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ

أَنْتَارِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ

(پارہ ۲۷ سورہ زمر آیت ۲۳)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اس آیت کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

”اے گروہ جن اور انسان کے اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے

کہیں باہر نکل جاؤ تو درہم بھی دیکھیں: نکلو مگر دونوںوں کے نہیں نکل سکتے۔ اور اللہ وہ ہے

نہیں جس نے جسے کا وقوع بھی ممکن نہیں تھا تھانوی صاحب کے اس ترجمہ سے اثر ملتا ہے

کہ انسان کرہ ارض سے باہر نہیں نکل سکتا بلکہ چند جہاں پہنچے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ انسان

کو ارض سے باہر نکل کر چاند پر جا بیجا تھا۔ اس قسم کے ترجموں سے نئی نسل کے ذہنوں

میں اسلام کے فلاحی شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے قرآن کریم

کو ترجمہ کی مدد سے سمجھنا ہے اور جب سائنسی مشاہدات کے خلاف ان کو توجہ نظر آئیگا

تو قرآن پر ان کا ایمان اور ایتقان ڈھنگلنے لگے گا۔

اعلیٰ حضرت نے اس آیت مبارکہ کا جو ترجمہ کیا ہے وہ ہر قسم کے شک و شبہ سے صاف

ہے اس کو پڑھ کر قرآن کریم پر ایمان تازہ ہوتا ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائنس نے کائنات

کے ان سرسبز رازوں سے اب پردہ اٹھایا ہے۔ قرآن حکیم نے تیرہ سو سال پہلے ان کی طرف

اشارہ کرنا اختیار اعلیٰ حضرت اس آیت کے ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں :-

”اے جن انسان کے گروہ اگر تم سے ہر ایک کے آسمانوں اور زمین کے

کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے“

اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کا مفاد یہ ہے کہ انسان زمین کے کناروں سے تو باہر نکل

سکتا ہے لیکن اللہ کی سلطنت سے باہر نہیں نکل سکتا پس انسان چاند چھوڑ کر مریخ پر بھی

جا پہنچے تو اس ترجمہ کی روشنی میں قرآن کا خلاف لازم نہیں آتا

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ | حضور علیہ السلام کی بشریت میں ان ہر کلمہ

سائنس میں سے ہے جن میں اہل سنت و جماعت اور متقدمین کے درمیان جھوٹا مباحثہ ہو رہا

ہے اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اگرچہ صمدۂ بشر ہیں لیکن آپ کی

حقیقت عقل خدائی سے ماوراء ہے مادہ ہر چند کہ آپ بشریت میں بنا ہر ہادی میں ہیں لیکن لفظ

و محاسن میں کوئی آپ کا سر نہیں اس سبب سے اہل سنت کے نزدیک آپ کو محض بشر کہا جاتا ہے

ہے چنانچہ آپ کو سید البشر یا افضل البشر کہا جاتا ہے اس کے برعکس متقدمین آپ کی ذات پر محض

بشریت کا اطلاق کرنے میں کوتاہی نہیں سمجھتے اس لیے کہ بولائیے مگر وہ بلائیت ہر ایک کے برابر ہیں

مولوی اشرف علی تھانوی: ”اے آپ یوں ہیں کہہ دیجئے کہ میں تو تم ہی جیسا بشر ہوں“

مولوی محمود حسن: ”تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم“

مولوی وحید الرحمن (محدث): ”کہہ دیں وہ ایک بھی نہیں قہری طرح ایک آدمی ہوں۔“

اعلیٰ حضرت غافل بریلوی: ”تم فرمادے ظہری صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہی ہوں۔“

تمام مشہور ترجمہ میں حضور علیہ السلام کیلئے مطلقاً بشریت اور ماضیت بیان کی گئی ہے اور اعلیٰ حضرت نے وہ

قیدی لگائی ہیں ایک صورت کی اور دوسری ظہری کی۔ صورت کی قید لگا کر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حضور صمدۂ بشر

کیا آپ کتب، اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ جمع کرنے کے سلسلے میں ہماری کچھ مدد فرما سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل ۱۳ اکتا میں جو کہ الموعظت کی تصنیف شدہ ہیں ہماری لائبریری کی زینت بن چکے ہیں۔ ہم ان کتابوں میں اضافے کے خواہشمند ہیں اگر آپ کے پاس ان کتب کے علاوہ کوئی کتاب ہو تو اس کی اصل یا فوٹو کاپی ہمیں روانہ فرما کر شکور درمائیں۔

انشاء اللہ عنقریب ہمارا ادارہ ایک پروگرام ترتیب دے رہا ہے جس میں ہم ہر ماہ اعلیٰ حضرت کی ایک کتاب مفت شائع کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں (انشاء اللہ) یا ان کتب میں سے آپ کسی کتاب کے شائع کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو کتاب کی کاپی ہم سے منگوا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام	تاریخی نام	موضوع
۱	افتاویٰ الرضویہ جلد اول	العلیہ النبیہ	
۲	جلد دوم	"	
۳	جلد سوم	"	
۴	جلد چہارم	"	
۵	جلد پنجم	"	
۶	جلد ششم	"	
۷	جلد ہفتم	"	

ہیں اور حقیقتاً یہی ہیں جو ان کا رہنما بن چکا ہے، یہی کہ مشہور حدیث میں: "اسے جو بکر میری حقیقت کو اسوا میرے رب کے اندر لے گیا ہے" جانتا ہے، جانتا ہے کہ غلامی کی قید ظاہر نظر آئے بغیر باکرمیت میں بھی میری بشریت کی آمدی بشریت سے مماثلت محض ظاہری ہے حقیقتاً نہیں یہی قہر کی قید ظاہر نہیں ہے بلکہ میری ہی مدد ان کیوں کر نہیں ہو سکتی ہے صرف سامعہ دیکھتے ہو اور میری ہنگاموں سے آگے کی کوئی چیز نہیں ہے، دیکھنے کی دائرہ کی کوئی چیز نہیں ہے نہ بائیں کی تاہم اس کے پائیس دیکھ سکتے ہو میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو میری ہنگاموں سے سامعہ سامعہ بھی جہاں نہیں ہو سکتے تو تم نے اپنی ہنگاموں سے غلوں کو بھی نہیں دیکھا، میں نے اپنی ہنگاموں سے جہاں ہوتی ہو سکتی ہے جہاں دیکھا ہے، اسی طرح کان بٹے بھی نہیں دیکھے بھی مدد کی کم پنے کا غلوں سے صرف قہر کی قید نہیں ہے بلکہ پنے کا غلوں سے بھر دوزخ رکھ کر دوزخ میں سناروں اور تم نے تو پنے کا غلوں سے پورے غلوں کی قہر کی قہر میں سناروں میں سناروں سے رب کی کائنات کا نام سلسلہ پروردگار کیسی، اسی سے تکرار میں، حقیقتاً یہی ہیں کہ کوئی نہیں سکتے، ہمیں یہ بات بتا جو نہیں تم نہیں سکتے، ایک عین شیء مفہوم پروردگار کیست کا حکم تم ہی کوئی شخص یہ اسرار نہیں ہے۔

اعلیٰ مفسرین تمام عبارت و حقائق و معارف پر نظر رکھتے تھے اسی سے اس وقت کے ترجمہ میں غلوں کا غلوں عہری صورت بشری میں تم جیسا ہی ہوں، میں جو مماثلت ہے صرف صورت میں ہے جو میں میں بھی ظہر ہے حقیقتاً دگرگنی آپ کا ذات میں غلوں ہے و صفات میں جو میں مترجمین کی من چیزوں پر نظر دینی نہیں ہے من تمام صفات

بھیں بند کر کے ملتے جڑ کر دیکھتے ہیں تم جیسا بشر ہوں۔

نمبر شمار	نام	تاریخی نام	موضوع
۸	جلد ہشتم	•	
۹	جلد نہم	•	
۱۰	جلد دہم	•	
۱۱	جلد یازدہم	•	
۱۲	الْأَمَنُ وَالنَّجْوَى	الْأَمَنُ وَالنَّجْوَى	حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقع بلا پہنچنے اور شرکیات و لامبیہ کے رد پر رسالہ خطبات جمعہ عیدین مسلک اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مجموعہ
۱۳	خطبات رضویہ	خطبات الرضویہ	
۱۴	احکام شریعت		
۱۵	علم مطلق صلی اللہ علیہ وسلم	الْعِلْمُ الْمَلِيَّةُ بِالْعِلْمِ الْإِيمَانِي	
۱۶	فرائض و ختمیش		مجموعہ نعت
۱۷	ملفوظات		
۱۸	روحوں کی دنیا		موت کے بعد روحوں کی زندگی کا ثبوت۔ انگوٹھے چومنے کا بیان فلسفہ قدیم کے رد پر معسر کے آثار و کتاب اعلیٰ حضرت کے تعزیرات اور عملیات کا مجموعہ۔
۱۹	انگوٹھے چومنے	مِنْ بَرَاءِ النَّعِيْنِ	
۲۰	التَّعَايُنُ الْمَلَكِي		
۲۱	مجموعہ اعمال روزانہ اول دوم		

نمبر شمار	نام	تاریخی نام	موضوع
۲۲	ناظمی کا شرعی مسئلہ	لَمَعَةُ الْفَقْهِ فِي أَعْقَالِ السُّعَى	درمعی جہاننا واجب ہے اور شرعی حکم کرنا لازم ہے
۲۳	ابوظیفہ الکرمیہ		معومات مالدارانہ فقہرت
۲۴	اسلام ابی طالب	شرح الطالب فی ہمت ابی طالب	ابو طالب کے کفر صلا
۲۵	حمید ایمان بآیات قرآنی		حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہئے
۲۶	ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	النَّوَادِي الْإِسْنَاءُ	یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت
۲۷	مزارات پر عورتوں کی ممانعت	عمل النورانی فی ان	مزارات پر عورتوں کی ممانعت ناجائز ہے۔
۲۸	خَاتَمُ الْإِسْلَامِ		مسئلہ علم غیب پر معرکہ الآراء کتاب
۲۹	عرفان شریعت		مسائل فقہ کا مجموعہ
۳۰	شریعت و طریقت	مَتَانِ عَرَفَانِ بِأَعْلَانِ	شریعت و طریقت کے مسائل
۳۱	سیاہ فضا بہ علم ہے	وَلَمْ يَكُنْ الْغَيْبُ فِي حُرْفَةٍ	سیاہ فضا بہ علم ہے
۳۲	مقام نقوس	تَسْوِيدُ الشَّيْبِ	ہندوستان و دارالاسلام ہے یا دارالحرب
۳۳	گفتاریات ابی الوفا پیہ	الْكُؤُوبُ الشَّابِيَّةُ	اثبات ضلالت و ہدایت میں یہ مبارک رسالہ جس میں ان کے پیشوا

نمبر شمار	نام	فارسی نام	موضوع
۲۵	التَّوَسُّلُ	التَّوَسُّلُ	مسئلہ وسیلہ پر لاہول و سلا
۲۶	میلاد النبی	المیلاد النبوی فی الفاظ الرضویہ	بارہوی شریف کی محفل میلاد سے جامعہ میں مٹھنری کی جواب تقریر۔
۲۷	برکات الامداد	لاہل الاستمداد	عبادت خدا کے اسرار سے مسائل میں انیس رسالہ
۲۸	فضائل صدقہ و خیرات	داد القحط والدیاب	صدقہ و خیرات کے بارے میں چالیس امارت نوری
۲۹	ایمان بآیات تہذیب قرآن	بآیات قرآن	مفسر کی غلطی کے متعلق بے مثل رسالہ
۳۰	پیچ اسلام	پیچ اسلام	اذان و اقامت میں گھر کا چومنے کے مسائل
۳۱	العروس العطار	العروس العطار	دعوت و نظر کے مسائل پر رسالہ
۳۲	الدلائل القاطعہ	الدلائل القاطعہ	کاشیاد اسلام ایجوکیشنل کونفرنس میں شرکت اور مدد کے بارے میں فتویٰ
۳۳	ایمان الارواح	ایمان الارواح	ارواحِ موسیٰ کن دوزخ میں گھروں پر آتی ہے۔
۳۴	مفاح البین	مفاح البین	دو دوزخ ہاتھوں سے معاف کا ثبوت۔

نمبر شمار	نام	فارسی نام	موضوع
۳۲	قرمت سجدہ تعظیم	قرمت سجدہ تعظیم	کے کتابوں سے اس سے اقوال اور کتب علماء سے اُن پر کفر و ضلال
۳۳	ظفر اول اسلام	ظفر اول اسلام	سجدہ تعظیم حرام ہے اسلام اور فلسفہ
۳۴	کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام	کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام	کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام پڑھنے کا دلائل قاطعہ ہے
۳۵	بیعت و خلافت	بیعت و خلافت	بیعت و خلافت اور سجادہ نشینی سے بیان پر رسالہ
۳۶	رسوم شادی	رسوم شادی	شادی کے متعلق مسائل
۳۷	جہادِ تسلیم	جہادِ تسلیم	علم میراث سے متعلق مسائل
۳۸	دعا	دعا	دعا کے آداب سے متعلق مسائل
۳۹	دعوت میت	دعوت میت	سوتم و چہلم وغیرہ میں عام دعوت کا شرعی حکم
۴۰	اذان القبر	اذان القبر	دفن کے بعد قبر پر اذان کے جواز پر مبارک فتویٰ
۴۱	تجلی النکوة	تجلی النکوة	مسائل کا تجلینہ
۴۲	السو والعقاب	السو والعقاب	مرزائیت کے رد میں رسالہ

فوز المصطفى!

حالا کہ مکے سے مدینے کے جانے کا خراج سولویٹر اور سولیاں

مثلاً جبکہ کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ اس سے حج کر سکتا ہے مگر اس مال سے وہ نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ نکاح

نمبر شمار	نام	تدوینی نام	موضوع
۵۵	سرور العید و سعید		نماز عید کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا ثبوت
۵۶	حقوق الاولاد		مشعلہ الاولاد شادی والدین اور اولاد کے حقوق پر مبنی۔
۵۷	رد الزحفہ		رافضیوں سے رابطہ نہ کرنے کے متعلق شرعی احکام
۵۸	رسالہ تعزیر داری		اعمالی الاقارہ فی تعزیر تعزیر داری اور نذر و نیاز الہد و بیان الشہادہ کرنے اور نگر ثانی و غیرہ کے متعلق شرعی احکام۔
۵۹			الادولۃ الطاعنہ رد و دفع اذان میں اضافہ کرنا۔
۶۰	نفی امن عن استناد		نفی امن عن اندبوں حضور کے جسم النور کے سایہ مخفی مشعل
۶۱	صلوات النفا		صلوات النفا نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان پر پتہ در رسالہ
۶۲	الحقوق		والدین اور اولاد کے باہمی حقوق پر مبنی
۶۳	دس فقیدے		مقتلہ الاجلہ فی الجلیل عقائد اہلسنت
۶۴	احکام مع		انوار البشائر مع کے متعلق مسائل
۶۵	تجلی یقین		حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سید المرسلین پر ایمان کا بیان

نمبر شمار	نام	تدوینی نام	موضوع
۶۶	المبین		المبین محکم البینین ختم نبوت کا بیان
۶۷	العجب الامداد		العجب الامداد بندوں کے بندوں پر حقوق کے متعلق رسالہ
۶۸	فتاویٰ انصاریت		السنیت الانیقہ مسائل فقہ پر مشتمل
۶۹	الہادی الحاجب		الہادی الحاجب عن غائبانہ نماز جنازہ کے متعلق جنازۃ الغائب دلائل
۷۰	تبیان الوضو		تبیان الوضو وضو و غسل کے مسائل
۷۱	دوام العیش		فی الائمۃ من قریشی علامات شرعیہ کے لئے قریشی ہونا شرط ہے
۷۲	اہمیت زکوٰۃ		زکوٰۃ کے بغیر غیرات
۷۳			المنہی المحاجر عن دوبارہ نماز جنازہ دہرے سے مسائل
۷۴	زمین ساکن ہے		نزل آیات قرآن سکون زمین فاسمان
۷۵	ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟		آیات علوم الارحام
۷۶	ویداوایی		منہ المنیہ یحول بالمیہ الی الورش والرویہ
۷۷	نماز جنازہ غائبانہ ناجائز		غائبانہ نماز جنازہ ناجائز اس موضوع پر اپنی نزہت کا دامن کتاب
۷۸	تقدیر و تدبیر	التدبیر القدر	

نمبر شمار	ما	تاریخی نام	موضوع
۷۹		اطاعت العتیب علی رض	
۸۰		الطیب میرات علی از مشرک	
۸۱		جہا طلی فاتحہ کاشوت	
۸۲	دفع زلیخ زاع	عرس و پالیسی و فیرو کا دن مقرر کرنا اور ایصال نواب دن مقرر کرنا جائز ہے رشید احمد گنگوئی کو سوالات میں کے جواب نہ بن پائے۔	
۸۳	مسلخ خضاب	سیاہ خضاب حرام ہے	
۸۴	بسمہ کی تحقیق	وصاف المزیح فی بسمہ التواضع بسمہ کی عزیمت و جرئت اور تواضع میں بسمہ کے چہرہ اخفائی بیان	
۸۵	استمداد	علی احیا الادب و تدار	
۸۶		الاجازۃ المتیۃ لعلامہ بکتہ والمحدثینہ	
۸۷	فوز زمین در دو حرکت زمین	سکون زمین پر ایک مالکیر کتاب	
۸۸	برکات الامداد	لَا اَہْلَیَ اِلَّا نَسْتَعِذُّ محبوبان خدا سے است استمداد کے مسئلے میں ایک نقیس رسالہ	

نمبر شمار	ما	تاریخی نام	موضوع
۸۹	زمین ساکن ہے		زمین و آسمان کے ساکن بہمنے پر ایک رسالہ
۹۰		السوال العقاب	مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تردید۔
۹۱	قہر الزمان		قادیانیوں کے خلاف جواب رسالہ
۹۲	ہری الحیران		حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی نفی کے بایں میں دلائل
۹۳	قادیانی مرتد پر خدائی تلوار		احیاء حسی علیہ السلام پر مرزائیوں کے خدائی تلوار کا حقانیت افروز جواب
۹۴			صل التیوف الہدیۃ علی کفریات جاہا القصدین پر حکم کفر نہیں۔
۹۵			العصماء علی مشک لحن آیت معلوم الارحام جوابات۔
۹۶			باصحاب الاربعین فی شفاعتہ میتہ المحبوبین شفاعتہ میتہ المحبوبین
۹۷			مسلاۃ الصغالی نور اللوح حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے پیدا ہوئے۔

نمبر شمار	رقم	تاریخی نام	موضوع
۹۸		ایذین الاجدین اذات	دفن کے بعد قبر پر اذان
۹۹		بذل الجواند علی الدما	قبر کے جواز پر ملک فتویٰ
۱۰۰		بعد صلوة الجنائز	نماز جنازہ کے بعد دعا
۱۰۱		جمل النور فی نبی النساء	مرات اولیائے کرام پر
		عن زیارت القبور	مورتوں کا اجتماع
		ذکر النبی من ذریک	میرے وقت کی پہچان
		وقت النبی لعل الہلال	آفتاب رسالت کے طلوع
		بارخ ولاد الحسب	دغروب کے وقت دن تاریخ
		والوصال	کمال تحقیق پر حساب
۱۰۲		غایتہ تحقیق فی اہلست	فضیلت مہدی و قاضی
		لعلی والعتدیق	
۱۰۳		کشف عقانق واسرار	بعض اشعار معروف
		دقائق	
۱۰۴		الہدیۃ المملکۃ فی علل	فرشتوں کی پیدائش اور موت
		المملکۃ	کا مال
۱۰۵		التحریر الجبذ فی حق	سجد کی چیز استعمال کرنا یا
		المسجد	بیچنے کی تحقیق
۱۰۶		مرفوع التجا الخروف بیتا	
۱۰۷		معین معین بہرہ عدنی	سیاروں سے متعلق مکالمہ
		سکون زمین	

نمبر شمار	رقم	تاریخی نام	موضوع
۱۰۸		فی حیرت اولیاء	وہ جانور حلال ہے جو اللہ
		البدیع لیلاد وینا	کے نام پر ذکر ہے اور اس
			کا ثواب اولیاء اللہ کو دیا
			دیا جائے۔